https://farid.ps/articles/poisoning_the_wells_zionist_biological_warfare/ur.html

کنوؤں کا زہر آلود کرنا: صیہونی حیاتیاتی جنگ، بین الاقوامی قانون، اور نوآبادیاتی تشدد کی تسلسل

جدید اسرائیل کے افسانوں میں، 1948 کے واقعات کو اکثر بقا کی جنگ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جو وجودی خطرے کے درمیان قومی پیدائش کا لمحہ ہے۔ لیکن اس بیانیے کے نیچے جنگ کے جرائم کی ایک تاریک، اچھی طرح سے دستاویزی تاریخ موجود ہے—جس میں فلسطینی کنوؤں اور پانی کے ذخائر کو جان بوجھ کر زہر آلود کرنا شامل ہے۔ یہ اعمال الگ تھلگ خرابیوں سے دور، آبادی کو کم کرنے، دہشت پھیلانے، اور علاقائی استحکام کی ایک وسیع تر حکمت عملی کا حصہ تھے—جو آج بھی مقبوضہ مغربی کنارے میں پانی کی بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور غزہ کے مکمل محاصرے کے ذریعے جاری ہے۔

پانی کے ذرائع کو زہر آلود کرنا، خاص طور پر حیاتیاتی ایجنٹوں کے ساتھ، صرف ایک جنگی حربہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جنگی جرم ہے، ایک وسیع پیمانے پر تکلیف دینے والا ہتھیار، اور انسانی وقار کے خلاف جرم ہے۔ 1948 میں، یہ اعمال **ہیگ کنونشن (1907) IV** کے تحت پہلے سے ہی غیر قانونی تھے—جس سے اسرائیل، ذمہ داری کی تسلسل اور بعد میں الحاق کے ذریعے، پابند ہے۔ یہ مضمون صیہونی پانی زہر آلود کرنے کے آپریشنز کی دستاویزی تاریخ، ان کے قانونی مضمرات، اور ناکبہ سے لے کر موجودہ وقت تک اس حربے کی تسلسل کو بیان کرتا ہے۔

1948 میں حیاتیاتی جنگ: پالیسی کے طور پر زہر آلود کرنا

عکہ (مئی 1948): پانی میں ٹائیفائیڈ

مئی 1948 میں، جب صیہونی افواج نے فلسطینی شہر **عکہ** کا محاصرہ کیا، ہگانہ کے خفیہ **سائنس کور** (**ہیمڈ بیٹ**) نے شہر کے پانی کے نظام میں ٹائیفائیڈ پر مبنی حیاتیاتی ایجنٹ ڈالا۔ مقصد شہری آبادی کو کمزور کرنا، خوف و ہراس پھیلانا، اور فرار کو تیز کرنا تھا۔

- **طریقہ:** لیبارٹریوں میں اگائی گئی ٹائیفائیڈ بیکٹیریا کو میونسپل واٹر سسٹم میں داخل کیا گیا۔
- **اثر:** درجنوں شہری ٹائیفائیڈ سے بیمار ہوئے۔ ریڈ کراس نے مداخلت کی۔

- **مرتکبین:** ہگانہ کی قیادت کے اختیار کے تحت یونٹ 131۔
- **دستاویزات:** اسرائیلی فوجی آرکائیوز، ریڈ کراس کے ریکارڈز، اور اسرائیلی مؤرخین جیسے بینی مورس، ایونر کوہن، اور تھامس سیگیف اس آپریشن کی تصدیق کرتے ہیں۔

یہ جنگ کے دوران صیہونی افواج کی طرف سے بیکٹیریائی ہتھیاروں کا پہلا معلوم استعمال تھا۔ یہ کوئی خودمختار آپریٹرز کا عمل نہیں تھا، بلکہ شہریوں کو نشانہ بنانے والی ایک منصوبہ بند فوجی کارروائی تھی۔

غزہ (جون 1948): ایک ناکام حیاتیاتی دہشت گردی کی سازش

عکہ کے فوراً بعد، اسی یونٹ نے غزہ میں، جو اس وقت مصری انتظامیہ کے تحت تھا، ایک ایسی ہی ٹائیفائیڈ زہر آلود کرنے کی کوشش کی۔ اس بار، آپریٹرز کو مصری سیکیورٹی فورسز نے جراثیم پھیلانے سے پہلے گرفتار کر لیا۔

- **مقصد:** غزہ کو غیر مستحکم کرنا، عرب کمک کو روکنا، اور صیہونی رسائی کا اشارہ دینا۔
- **دریافت:** مصری حکام نے حیاتیاتی ایجنٹوں کو ضبط کیا اور ایجنٹوں کو گرفتار کیا۔
- **دستاویزات:** تھامس سیگیف، **1949: دی فرسٹ اسرائیلیز**، اور مصری سیکیورٹی رپورٹس۔

اگرچہ حملہ ناکام ہوا، لیکن یہ متعدد محاذوں پر ہم آہنگ حیاتیاتی جنگ کے حربوں کے واضح نمونے کو ظاہر کرتا ہے۔

بدّو اور بیت سوریک (بہار 1948): گاؤں کے کنوؤں کی آلودگی

ناکبہ سے پہلے، یروشلم کے شمال مغرب میں فلسطینی دیہات — جن میں **بدّو** اور **بیت سوریک** شامل ہیں — نے صیہونی افواج کی طرف سے مقامی کنوؤں کو زہر آلود کرنے یا سبوتاژ کرنے کی کوششوں کی اطلاع دی۔ یہ دیہات یروشلم کے سپلائی راستوں پر حکمت عملی کے لحاظ سے واقع تھے۔

- **شواہد:** ولید خالدی کی طرف سے جمع کردہ زبانی شہادتیں اور مقامی فلسطینی ریکارڈز۔
- **ارادہ:** مقامی وسائل کو ناقابل استعمال بنا کر آبادی کو کم کرنا یا واپسی کو روکنا۔
- **نتیجہ:** دیہات بالآخر خالی ہو گئے؛ رہائشی فرار ہو گئے یا نکال دیے گئے۔

اگرچہ مائیکرو بایولوجیکل شواہد کبھی بازیافت نہیں ہوئے (غالباً وقت اور تباہی کی وجہ سے)، لیکن یہ نمونہ دیہی علاقوں میں صیہونی سبوتاژ کے معروف آپریشنل پروفائل سے مطابقت رکھتا ہے۔

عین کریم (1948): ذخیرہ کے سبوتاژ کے بعد بڑے پیمانے پر بیماری

یروشلم کے مغرب میں واقع **عین کریم** نے ہگانہ کے چھاپوں کے بعد گاؤں کے پانی کے ذخیرہ کو نشانہ بنانے کے بعد اچانک بیماری کا سامنا کیا۔

- **تفصیلات:** چھاپے کے چند دن بعد رہائشی بیمار ہو گئے؛ علامات آلودگی کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔
- **غیر تصدیق شدہ:** کوئی جراثیم سرکاری طور پر شناخت نہیں کیا گیا، لیکن بڑے پیمانے پر بیماری کی وسیع اطلاع دی گئی۔
- **ماخذ:** فلسطینی ریڈ کریسنٹ، زندہ بچ جانے والوں کی شہادتیں۔

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ نفسیاتی اور حیاتیاتی حربوں کو کس طرح ایک ساتھ استعمال کیا گیا، نہ صرف نقصان پہنچانے بلکہ خوف پھیلانے اور فرار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے۔

عین الزیتون (اپریل–مئی 1948): پانی کی بنیادی ڈھانچے کی تباہی

گلیل میں، پالماخ نے **عین الزیتون** پر حملہ کیا، کئی رہائشیوں کو قتل کیا اور باقی کو نکال دیا۔ اس کے بعد، صیہونی افواج نے گاؤں کے کنوؤں اور پانی کے نالوں کو تباہ کر دیا تاکہ واپسی ناممکن ہو جائے۔

- **حربہ:** تباہ شدہ زمین — حیاتیاتی نہیں، لیکن طویل مدتی نقل مکانی کے لیے یکساں طور پر ہدف بنایا گیا۔
- **ماخذ:** عیلان پاپے، **فلسطین کی نسلی صفائی**۔

پانی کے ذرائع کی تباہی محض اتفاقی نقصان نہیں تھی۔ یہ دیہات کو مستقل طور پر خالی کرنے کی ایک حساب شدہ حکمت عملی تھی۔

وسیع تر گلیل: چشموں کے زہر آلود کرنے کی منصوبہ بندی

آئی ڈی ایف کے خفیہ کردہ ریکارڈز سے پتہ چلتا ہے کہ صیہونی افواج نے گلیل کے متعدد دیہات میں پانی کے ذرائع کو زہر آلود کرنے یا غیر فعال کرنے کی منصوبہ بندی کی، خاص طور پر وہ جو جنگ بندی کی لائنوں کے قریب تھے۔

- **ہدف:** نکالے گئے فلسطینیوں کی دوبارہ دراندازی کو روکنا۔
- **ذرائع:** پانی کے مقامات کی تباہی یا منصوبہ بند آلودگی۔

- **ماخذ:** اسرائیلی فوجی آرکائیوز، نور مصلحہ اور سلمان ابو ستہ کے کاموں میں حوالہ دیا گیا۔

یہ منصوبے دکھاتے ہیں کہ پانی کا زہر آلود کرنا ایک وسیع تر نظریے ("پلان دالیت") کا حصہ تھا، جو ایک یا دو الگ تھلگ واقعات تک محدود نہیں تھا۔

قانونی مضمرات: بین الاقوامی قانون کی متعدد خلاف ورزیاں

اوپر بیان کردہ اعمال 1948 کی جنگ کے وقت نافذ بین الاقوامی انسانی قانون کی واضح اور متعدد خلاف ورزیوں کی تشکیل کرتے ہیں:

ہیگ کنونشن (1907) IV — منظور شدہ اور نافذ

- **آرٹیکل 23(a):** "زہر یا زہریلے ہتھیاروں کے استعمال" کی ممانعت کرتا ہے۔
- صیہونی حیاتیاتی حملے (عکہ، غزہ) اس آرٹیکل کی براہ راست خلاف ورزی کرتے ہیں۔

روایتی بین الاقوامی قانون

- پانی کے ذرائع کو زہر آلود کرنے اور شہریوں کو نشانہ بنانے کی ممانعت روایتی قانون کا حصہ ہے، جو معاہدے کی توثیق سے قطع نظر پابند ہے۔
- یہ حملے موجودہ معیارات کے تحت جنگی جرائم کے دہانے پر پورا اترتے ہیں۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کی کنونشن (BWC, 1972) — اسرائیل نے دستخط کیے لیکن توثیق نہیں کی

- حیاتیاتی ہتھیاروں کی ترقی، پیداوار، اور استعمال کی ممانعت کرتا ہے۔
- اگرچہ BWC ناکبہ کے بعد آیا، لیکن ٹائیفائیڈ کو ہتھیار کے طور پر استعمال جنیوا پروٹوکول (1925) کے تحت پہلے سے ہی مذمت شدہ تھا — جس پر اسرائیل نے دستخط نہیں کیے، لیکن جو وسیع تر قانونی معیارات کی عکاسی کرتا ہے۔

آئی سی سی کا روم سٹیٹوٹ (1998) — اسرائیل نے دستخط نہیں کیا، لیکن OPT پر قابل اطلاق

- پانی کے ذریعے شہریوں کو زہر آلود کرنا آرٹیکل 8(2)(b)(xvii) کے تحت جنگی جرم کے طور پر اہل ہے۔

- آئی سی سی نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں پر دائرہ اختیار کو تسلیم کیا ہے۔

حربوں کی تسلسل: کنوؤں سے محاصرے تک

پانی کو ہتھیار بنانے کا عمل 1948 میں ختم نہیں ہوا۔ یہ ترقی یافتہ ہوا، اور اسرائیل کے قبضے کے بنیادی ڈھانچے کا ایک مرکزی خصوصیت بن گیا۔

مغربی کنارہ: پانی کی بنیادی ڈھانچے کے خلاف آبادکاروں کی تشدد

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکار معمول کے طور پر فلسطینی پانی کے ٹینکوں، کنوؤں، اور ایریگیشن سسٹمز کو تباہ یا آلودہ کرتے ہیں۔

- **طریقے:** پانی کے ٹینکوں پر گولی چلانا، پائپوں کو توڑنا، مویشیوں کے پانی کے مقامات کو زہر آلود کرنا۔
- **محرک:** ناقابل رہائش حالات پیدا کر کے نقل مکانی، خاص طور پر ایریا سی میں۔
- **تحفظ:** اکثر آئی ڈی ایف کی نگرانی یا غیر فعال تعاون کے تحت ہوتا ہے۔
- **دستاویزات:** اقوام متحدہ او سی ایچ اے، بی ٹسلم، ایمنسٹی انٹرنیشنل۔

پانی سے انکار آبادکاروں کی نوآبادیاتی توسیع کا ایک بنیادی حربہ بن گیا ہے، جو 1948 میں استعمال ہونے والی وہی منطق پر عمل پیرا ہے: زمین پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے زندگی کو کاٹ دیں۔

غزہ: ماحولیاتی اور حیاتیاتی جنگ کے طور پر محاصرہ

غزہ میں، اسرائیل نے 2007 سے مکمل محاصرہ نافذ کیا ہے — جو نہ صرف سرحدوں اور بجلی کو نشانہ بناتا ہے، بلکہ پانی کی صفائی، نکاسی آب، اور طبی بنیادی ڈھانچے کو بھی۔

- **اقدامات:**
  - سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس اور ڈیسیلینیشن سہولیات پر بمباری۔
  - پانی کے نظام کی مرمت کے لیے درکار مواد کو روکنا۔
  - پانی کے پمپوں کو چلانے کے لیے درکار ایندھن کو روکنا۔

- اثرات:
  - غزہ کے 97 فیصد سے زیادہ پانی ناقابل شرب ہے (WHO)۔
  - بچوں کو پانی سے پیدا ہونے والی دائمی بیماریوں کا سامنا ہے۔
  - 2021 میں، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں نے غزہ کو "ناقابل رہائش" قرار دیا۔

محاصرہ پانی – جو زندگی کے لیے ضروری ہے – کو سزا کے ہتھیار میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ 1948 کے زہر آلود کنوؤں میں پہلے استعمال ہونے والی ایک نظریے کی جدید تسلسل ہے۔

اخلاقی وضاحت: حقیقت نفرت نہیں ہے

یہ سچ ہے کہ "کنوؤں کو زہر آلود کرنے" کا الزام کبھی ایک بدنیتی پر مبنی یہود دشمنی کا بہتان تھا، جو قرون وسطیٰ کے یورپ میں بے گناہ یہودیوں کے قتل کو جواز فراہم کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ لیکن صیہونی افواج کی طرف سے فلسطینی پانی کو زہر آلود کرنے کے اصلی، دستاویزی معاملات کو تسلیم کرنا اس بہتان کو دوبارہ زندہ کرنا نہیں ہے۔ یہ تاریخی اور قانونی حقیقت کے ساتھ سچ بولنا ہے۔

اسرائیلی فوجی اور آبادکاروں کے حربوں کی تنقید – بشمول حیاتیاتی جنگ – یہود دشمنی نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی قانون، تاریخی جوابدہی، اور فلسطینی متاثرین کے زندہ تجربے میں جڑا ایک اخلاقی فرض ہے۔ اس طرح کے جرائم کے سامنے خاموشی یہودیوں کی حفاظت نہیں کرتی – یہ جنگی مجرموں کی حفاظت کرتی ہے اور تاریخ بھر میں اصلی یہود دشمنی کے متاثرین کی بے عزتی کرتی ہے۔

نتیجہ: پانی ایک ہتھیار کے طور پر، یادداشت مزاحمت کے طور پر

عکہ سے غزہ تک، سبوتاژ کیے گئے گاؤں کے کنوؤں سے لے کر غزہ کے آبی ذخائر کے آہستہ آہستہ خاتمے تک، پانی کو ہتھیار کے طور پر استعمال صیہونی آبادکار نوآبادیات کی منطق کو بیان کرتا ہے۔ یہ ایک حربہ ہے جو ہٹانے، دہشت گردی، اور غلبے کی ہے – اور یہ کبھی نہیں رکا۔

پانی کو زہر آلود کرنا زندگی کو زہر آلود کرنا ہے۔ اور فلسطین کے زہر آلود کنوؤں کو یاد رکھنا قدیم بہتانوں کو دعوت دینا نہیں ہے، بلکہ جدید جرائم کا سامنا کرنا ہے – سچائی کے ساتھ، قانون کے ساتھ، اور اس مطالبے کے ساتھ کہ پانی اور انصاف ایک بار پھر

آزادانہ بہہ سکیں۔